اردو ترجمہ

دُرِّ مختار

الموسوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اول

سعید ایچ ایم کمپنی
ادب منزل پاکستان چوک کراچی

باسمہٖ تعالیٰ

فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

اہلِ علم و دانش سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں

الحمدللہ والمنۃ مسلک امام اعظم ابوحنیفہ اور فتاویٰ حنفیہ پر مشتمل

اُردو ترجمہ

دُرِّ المُختار

المَوسُوم بہ

غایۃ الاوطار

جلد اوّل

مترجمہ مولانا خرّم علی و مولانا محمد احسن صدّیقی نانوتوی رحمہما اللہ تعالےٰ

دُرِّ المختار اور اس کی مبسوط شرح فتاوی شامی یعنی ردّ المحتار کا مکمل اردو ترجمہ علماء کی ضروری تشریحات و توضیحات پر مشتمل خزینہ اور علماءِ کرام، مفتیانِ عظام اور خواص و عوام کیلئے ایک قیمتی سرمایہ

☆

— ناشر —

سعید ایچ ایم کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی

۱۴۰۶ھ

مدینہ کتاب گھر گوجرانوالہ

فون: 75821 - 76712

Marfat.com

نام کتاب ــــــــ غایۃ الاوطار

جلد ــــــــ اول

مترجم ــــــــ مولٰنا خرم علی و مولٰنا احسن صدیقی

طابع ــــــــ حاجی محمد زکی عفی عنہ

مطبع ــــــــ ایجوکیشنل پریس کراچی

ضخامت ــــــــ ۶۸۸ صفحات

تعداد ــــــــ چھ سو

سنہ طباعت ــــــــ ۱۳۹۹ھ

قیمت ــــــــ ۱۰۰/ روپے

ــــــــ ناشر ــــــــ

ایچ ۔ ایم سعید کمپنی

ادب منزل ۔ پاکستان چوک

کراچی

Marfat.com

فہرست مضامین دُرِّ المختار اُردو جلد اوّل

Marfat.com

دعوات میں اور صاحب فردوس نے اور ابن عساکر نے اس میں بطریق ضعیف علی مرتضیٰؓ سے روایت کی ہے اور ابن حبان نے ضعیف اسناد سے انسؓ سے اور مستغفری نے براء بن عازب کی حدیث سے اسی طرح کی روایت کی اور اسناد اُس کی واہی اور ضعیف ہے کذا فی العینی وقد رواہ ابن حبان وغیرہ عنہ علیہ الصلوٰۃ والسلام من طرق قال المحقق الشافعی الرملی فیعمل بہ فی فضائل الاعمال وان انکرہ النووی اور البتہ ادعیہ مذکورہ کی حدیث کو ابن حبان وغیرہ نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کی ہے چند طریقوں سے محقق شافعی مذہبوں کے یعنی شمس الدین محمد رملی نے کہا تو ایسی حدیث پر عمل کرنا چاہیے اعمال کے فضائل میں اگرچہ محی الدین نووی شافعی نے اس کا انکار کیا ہے م جب حدیث ضعیف کے چند طریقے اسناد کے ہوئے تو ایک دوسرے کی تقویت کرتا ہے تو وہ حدیث صرف ضعیف نہیں رہتی بلکہ وہ مرتبہ حسن کو پہنچ جاتی ہے اہل حدیث اس کو حسن لغیرہ کہتے ہیں ابن حجر نے شرح اربعین میں کہا کہ فضائل اعمال میں عمل بحدیث ضعیف اس واسطے جائز ہوا کہ اگر وہ حدیث نفس الامر میں صحیح ہے تو عمل کرنے سے اُس کا حق ادا ہوا اور اگر صحیح نہیں ہے تو عمل کرنے سے تحلیل اور تحریم کا کچھ فساد مترتب ہوا اور نہ غیر کی حق تلفی ہوئی ایک حدیث میں وارد ہے کہ جس کو میری طرف سے ثواب عمل کرنے کا پہنچا سو اُس نے اُس پر عمل کیا تو اُس کو اجر ملے گا اگرچہ میں نے اُس کو نہ کہا ہو کذا فی الطحطاوی شارح نے رملی کو موصوف بصفت محقق شافعیہ کہا تاکہ خیر الدین رملی حنفی کا لوگوں کو دھوکا نہ ہو شیخ عابد سندھی مدنی نے طوالع الانوار حاشیہ دُر المختار میں تصریح کی ہے کہ محقق شافعیہ سے مراد شمس الدین محمد رملی ہے فائدہ یہ فائدہ شارح نے مناسب مقام کے بیان کیا شرط العمل بالحدیث الضعیف عدم شدۃ ضعفہ حدیث ضعیف پر عمل کرنے کی شرط ہے کہ نہایت ضعیف نہ ہو م شدید الضعیف وہ حدیث ہے جس کا کوئی طریقہ کذاب یا متہم بالکذب سے خالی نہ ہو قال الطحطاوی کذا قال ابن حجر وان یدخل تحت اصل عام اور یہ شرط ہے کہ قاعدہ کلیہ شرعی کے تحت میں ہو م وہ قاعدہ یہاں دعا کی مطلوبیت ہے کیونکہ دعا کرنا عام ہے ہر وقت میں کذا فی الطحطاوی وان لا یعتقد سنیۃ ذلک الحدیث اور یہ شرط ہے کہ اس حدیث ضعیف کے مسنون ہونے کا اعتقاد نہ ہو یعنی یہ یقین نہ کرے کہ یہ قولاً یا فعلاً حضرتؐ سے ثابت ہے لیکن علی سبیل الاحتمال کوئی مانع نہیں کذا فی الطحطاوی واما الموضوع فلا یجوز العمل بہ بحال ولا روایتہ الا اذا قرن بیان وضعہ اور موضوع حدیث پر عمل کرنا تو کسی حال میں جائز نہیں اور اُس کا نقل کرنا جائز ہے مگر جب کہ نقل کے ساتھ اس کے موضوع ہونے کو بیان کر دے تو اس شرط سے البتہ روایت درست ہے چنانچہ اسی طرح بیان موضوعات میں محدثین نے کتابیں تالیف کی ہیں م موضوع جھوٹی حدیث کو کہتے ہیں اور افترا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بالاتفاق حرام ہے اور بعضوں نے اس کو کفر کہا ہے حدیث صحیح میں وارد ہے جس نے مجھ پر جھوٹ کے وہ کہا جو میں نے نہیں کہا تو وہ شخص اپنا نشست گاہ دوزخ میں سے ٹھہرا دے کذا فی الطحطاوی والصلوٰۃ والسلام علی النبی بعدہٗ ای بعد الوضوء لکن فی الزیلعی ای بعد کل عضو اور مستحب ہے صلوٰۃ اور سلام کا کہنا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بعد وضو کے لیکن زیلعی میں وضو کے ہر عضو کے بعد درود پڑھنے کو مستحب کہا ہے وان یقول بعدہ ای الوضوء اللّٰھم اجعلنی من التطہرین اور مستحب ہے کہ وضو کے بعد یہ دعا پڑھے (اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین)[1] م مسلم میں عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وضو کامل کرے پھر کہے (اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ)[2] اُس کے واسطے آٹھوں دروازے بہشت کے کھولے جاویں جس دروازہ سے چاہے بہشت میں داخل ہو ترمذی کی روایت میں اتنا اور زیادہ ہے (اللّٰھم اجعلنی من التوابین واجعلنی من المتطہرین) لیکن اس کی اسناد میں اضطراب ہے اور مستدرک حاکم میں ابوسعید خدریؓ سے یوں روایت ہے کہ جو وضو کرے پھر کہے (سبحانک اللّٰھم وبحمدک اشھد ان لا الٰہ الا انت استغفرک واتوب الیک)[3] تو لکھا جاوے گا ورق میں پھر اُس پر مہر ہو گی اور نہ ٹوٹے گی قیامت کے دن تک اس روایت کے رفع اور وقف میں اختلاف ہے لیکن نسائی اور طبرانی نے اس کے موقوف ہونے کی تصحیح کی ہے اور نووی نے جواذ کار اور شرح مہذب میں مرفوع اور موقوف ہونے کی تضعیف کی سو غلط ہے اس لیے کہ موقوف کے صحیح ہونے میں شک نہیں کذا فی العینی شیخ عبدالحق دہلوی نے شرح سفر السعادۃ میں نسائی اور ابن السنی سے

---

[1] الٰہی کر تو مجھ کو توبہ کرنے والوں میں اور کر دے تو مجھ کو پاکی چاہنے والوں میں ۱۲ [2] گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود سوا خدا تعالیٰ کے نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں ۱۲ [3] پاکی بیان کرتا ہوں تیری اے اللہ اور تیری حمد کے ساتھ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں ۱۲ سے لعل الصحیح (خطاب) مصح ۱۲

Marfat.com